سمجھداروں کے لیے علم
کو پہلے رکھنے کے بعض اسباب کا بیان

((نصح ذوى الفهم ببيان بعض أسباب تقديم العلم))

الشیخ ابو محمد عبد الحمید الحجوری
حفظہ اللہ تعالی

مترجم
ابو محمد نظام الدین
غفر اللہ لہ

سمجھداروں کے لیے علم
کو پہلے رکھنے کے بعض اسباب کا بیان

((نصح ذوی الفہم ببیان بعض أسباب تقدیم العلم))[1]

الشیخ ابو محمد عبد الحمید الحجوری
حفظہ اللہ تعالی

مترجم
ابو محمد نظام الدین
غفر اللہ لہ

1. https://t.me/AbdulHamid12/1876.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سائل نے پوچھا۔

ہم ان لوگوں کو کیا کہیں جو علم کی طلب اور دین میں محنت کو چھوڑ کر دنیا کے پیچھے دوڑتے ہے اور کام کاج اور تجارت میں مشغول رہتے ہیں؟

جواب:

الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ واشھد ان لاالہ الا اللہ واشھد ان محمد عبدہ ورسولہ.
أما بعد۔

نصیحت ہے کی ہم کسی بھی چیز کو (شرعی) علم سے زیادہ اہمیت نا دیں

* کیوں کی علم دونوں جہاں میں خوش حالی کا باب ہیں

* اور دونوں جہاں میں بلندی کا باب ہیں

* اور اسلام اور مسلمانوں کی نصرت کا عظیم باب ہیں

* اور بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنے کا عظیم باب ہیں

* اور لوگوں کی خیر خواہی کا عظیم باب ہیں

* اور اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کی عظیم باب ہیں

* اور وہ جنت کی راہ ہے

اور قرآن میں اور صحیح سنت میں بھی اسکے بہت سارے دلائل ہیں ساروں کو یہاں رکھا نہیں جاسکتا ہے

توہ وہ بلندی ہے۔

اللہ عزوجل نے فرمایا:

يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ

اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور جو علم دیئے گئے ہیں ان کے درجے بلند کر دے گا،
اور اللہ تعالیٰ (ہر اس کام سے) جو تم کر رہے ہو (خوب) خبر دار ہے (سورۃ المجادلۃ ۱۱)

اور وہ اللہ کا فضل ہے۔

عزوجل نے فرمایا:

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا

اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کتاب وحکمت اتاری ہے اور تجھے وہ سکھایا ہے جسے تو نہیں جانتا تھا اور اللہ تعالیٰ کا تجھ پر بڑا بھاری فضل ہے. (النساء ۱۱۳)

وہ وہ ہے جسمے زیادتی چاہنے کا حکم اللہ عزوجل نے دیا۔

انہوں نے کہا:

وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا

دعا کر کہ میرے رب! میرا علم بڑھا (طہ ۱۱۴)

اور وہ بصیرت ہے۔

کے اللہ عزوجل کا کہنا۔

قُلْ هَـٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۖ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ

آپ کہہ دیجئے میری راہ یہی ہے۔ میں اور میرے اتبع کرنے والے اللہ کی طرف بلا رہے ہیں، بصیرت (علم و یقین) کے ساتھ۔ اور اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں نہیں (یوسف ۱۰۸)

اور وہ خشیت اور اسکی سبب ہیں۔

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ

اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں واقعی اللہ تعالیٰ زبردست بڑا بخشنے والا ہے [سورۃ فاطر ۲۸]

اور وہ فہم کا راستہ ہے۔

اللہ نے فرمایا۔

وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۖ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ

ہم ان مثالوں کو لوگوں کے لیے بیان فرمارہے ہیں انہیں صرف علم والے ہی سمجھتے ہیں [سورۃ العنکبوت 43]

اور وہ بلندی کا راستہ ہے۔

کے اللہ نے علماء کا ذکر فرشتوں کے ساتھ کیا ہے. فرمایا اللہ سبحانہ و تعالی نے۔

شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ ۚ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

اللہ تعالیٰ، فرشتے اور اہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عدل کو قائم رکھنے والا ہے، اس غالب اور حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں [سورۃ آل عمران 18]

اور وہ انبیاء کے وراثت ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا:

وإن الأنبياء لم يورثو دينارا ولا درهما ولكن ورثو العلم فمن أخذه أخذ بحظ وافر

بیشک علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء نے کسی کو دینار و درہم کا وارث نہیں بنایا، بلکہ انھوں نے علم کا وارث بنایا ہے۔ اس لیے جس نے اس علم کو حاصل کر لیا، اس نے (علم نبوی اور وراثت نبوی سے) پورا پورا حصہ لیا.
اس حدیث کو ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور علامہ الألباني نے صحیح قرار دیا ہے.

اور وہ جنت میں درجات کی بلندی ہے۔

امام ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور احمد نے عبد اللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يقال لقارئ القرآن اقرأ وارتق ورتّل كما كنت ترتّل في الدنيا، فإن منزلتك عند آخر آية تقرؤها

قرآن کے قاری کو کہا جائے گا- پڑھتے رہو اور (جنت کے درجات) چڑھتے جاؤ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھو جیسے تم اسے دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے کہ تمہارا مقام اس آخری آیت کے نزدیک ہے جسے تم پڑھو گے

اور وہ بھلائی ہے۔

کے صحیحین میں معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
من يُرِدِ اللهُ به خيرًا يُفقِّهْهُ في الدِّينِ

للہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے[البخاري ٧٣١٢]

اور وہ ہدایت کی طرف دعوت ہے۔

کی مسلم میں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ اللہ کے رسول صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

من دعى إلى هُدَى كان له من الأجر مثل أجور من تبعه، لا ينقص ذلك من أجورهم شيئاً. ومن دعى إلى ضلالة كان عليه من الإثم مثل آثام من تبعه، لا ينقص ذلك من آثامهم شيئاً

جس شخص نے کسی کو ہدایت کی طرف دعوت دی تو اس (داعی) کو ان تمام لوگوں کے برابر اجر ملے گا جو اس کی پیروی کریں گے اور یہ ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں کرے گا اور جس شخص نے کسی کو گمراہی کی طرف دعوت دی تو اس شخص پر گناہ کا وبال اتنا ہی ہو گا جتنا وبال ان تمام پیروی کرنے والوں کو ہو گا اور یہ ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں کرے گا

اور وہ جنت کی راہ ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ومن سلك طريقا يلتمس فيه علماَ سهّل الله له به طريقا إلى الجنة

جو آدمی علم کی تلاش کرنے کے لئے کسی راستہ پر چلے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اس حدیث کو امام مسلم نے اپنے کتاب میں نقل کیا. اسی طرح اور بھی دلائل ہے۔ والحمد للہ